© rasailojaraid.com

فضل یزدانی، جرمنی

مسیحی درندگی کا شکار، مسلم بوسنیا تار تار

مسیحیوں کی منظم و مضبوط پراپیگنڈہ مشینری نے دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رکھی ہے کہ مسیح شہزادہ امن peace of PRINCE تھا۔ اس کا مذہب مسیحیت امن و آشتی اور صلح کا امین و مبلغ ہے۔ مسیحیوں کے ہاں خدا محبت ہے۔

جبکہ یہ محض لفاظی ہے ان دلفریب، مسحور کن اور چکنے چپڑے دیدہ زیب الفاظ کے پردوں کی تہوں میں لپٹے ہوئے مسیحی دنیا کی انتہائی ظالم، بداخلاق، خونریز اور درندہ صفت قوم ہیں کہا جاتا ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔ ہاتھی بیچارا تو بس اتنے سے قصور سے ہی بدنام ہے جبکہ بہیمیت کے علمبردار مسیحی کسی دوسرے مذہب اور اس کے پیروکاروں کو جیتے دیکھنے کے قطعاً قائل نہیں ہیں ان کے یہ حسین و تسکین دہ مواعظ ہاتھ میں طاقت آنے تک ہی چلتے ہیں۔

تیسری صدی عیسوی کے آخری ربع میں سورج پرستی کا مذہب، متھرا ازم، دنیا بھر میں چھایا ہوا تھا۔ خود مسیحیت اس سے شدید متاثر اور خوشہ چین ہے تاہم مسیحیت کا عروج اس کے زوال کا باعث بنا تھا۔ مسیحیوں نے اس کی عبادت گاہیں مسمار کیں، انہیں اپنے گرجاؤں میں تبدیل کیا اور سورج پرستوں پر من ملنے ظلم ڈھاتے۔ صلیبی جنگوں میں جب مسیحی افواج یورپ سے فلسطین کو چلتیں تو راستہ میں یہودیوں کے لیے موت کا پیغام ثابت ہوتیں انہیں بس اتنی مہلت ملتی کہ موت اور مسیحیت میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکیں۔ فلسطین کے نواحی علاقوں میں پہنچ کر مسیحی افواج آپس میں لڑ بھڑ کر ناکام و نامراد لوٹتیں۔ صلیبی جنگوں کے طویل سلسلہ میں فقط ایک ہی مرتبہ یروشلیم "شہزادہ امن" کے نام لیواؤں کے قبضہ میں آیا تھا جس پر انہوں نے مسلمانوں اور یہودیوں کے خون کی ندیاں بہا ڈالی تھیں کہ مسیحی مورخین اور مذہبی علماء بھی اس واقعہ فاجعہ کا تذکرہ کرتے وقت مارے ذلت و شرم کے زندہ درگور ہونے کو تڑپتے نظر آتے ہیں۔ سپین میں مسلمان کی عظیم الشان مملکت آٹھ صدیاں قائم رہی۔ اس میں سبھی مذاہب کے پیروکار سکھ چین کی زندگی بسر کرتے تھے یہودی تاریخ میں اسے قوم یہود کا سنہرا دور پکارا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھر مسیحی خونخواروں کا داؤ بھرتے ہی سپین میں مسلمانوں کی وہ بیخ کنی کی گئی کہ تاریخ عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ وہاں ایک کلمہ گو بھی باقی نہ رہنے دیا گیا۔ تلوار کے گھاٹ اترنے اور سمندروں میں ڈوبنے سے بچ جانے والے مسلمان جبراً عیسائی بنا لیے گئے۔ یہودی بھی اسی حشر سے دوچار ہوئے۔ تحریک اصلاح کلیسیا کے آغاز میں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مسیحیوں نے ایک دوسرے کا بے دریغ خون بہانے، زندہ جلانے، گرجا گھروں کو چھیننے لوٹنے، ڈھانے اور فریق مخالف کی خواتین اور بالخصوص راہبات کی عصمت دری میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر درندگی اور شیطانی صفات کا مظاہرہ کیا تھا۔ دونوں عالمی جنگوں کے کرتا دھرتا اور متحارب فریقین کا مرکز و محور مسیحی ہی تھے۔

غرضیکہ تاریخ عالم مسیحی خون آشامیوں کی المناک داستانوں سے سیہ رو ہے۔ فی زمانہ قبرص، البانیہ، اریٹیریا، نائیجیریا اور فلپائن وغیرہ میں مسلمانوں پر مسیحی مظالم کے بھوتوں کا ننگا ناچ زبان زد عام ہے۔ مسیحی امن و آشتی، مسیحی حلم، مسیحی راستبازی، مسیحی رحمدلی، مسیحی پاک دلی، مسیحی صلح جوئی اور محبت کا تازہ ترین شاہکار بوسنیا کے مسلمان ہیں، جنہیں سرب اور کروشیائی مسیحیوں نے تختۂ مشق بن رکھا ہے۔ مسیحی اقوام و ممالک ان بیچاروں کو بے دست و پا بنانے اور اپنے ہم مذہبوں کے ہاتھوں مروانے کے لیے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لا رہے ہیں۔

بوسنیا کی مسلم خواتین پر مسیحی درندگی کی مندرجہ ذیل دلخراش و جگر پاش رپورٹ ہمارے ایک دیرینہ کرم فرما جناب فضل یزدانی نے جرمنی سے ارسال کی ہے، اس قسم کی خبروں پر مبنی خطوط میں مجھے موصول ہونے والے پاکستانی مسیحیوں کی خوشیوں سے لبریز اور طعن و تشنیع آمیز تبصرے خیر سگالی جذبات کو مجروح ہونے سے بچانے کی خاطر شائع نہیں کیے جا رہے۔

یہ تمام حقائق دوسری عالمگیر جنگ کے ہیرو اور مشہور عالم جرمن ڈکٹیٹر ایڈولف ہٹلر کے اس قول کی صداقت کے منہ بولتے شواہد ہیں کہ ”انسانیت کے واسطے مسیحیت سب سے کاری ضرب تھی“ چنانچہ ہٹلر کے ایک دست راست ہملر کا نظریہ بالکل درست ہے کہ ”مسیحیت کو بیخ و بن سے اکھاڑے بغیر ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے“۔

© rasailojaraid.com